بسم اللہ الرحمن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

تار: الفضل ربوہ
۴ صفر ۱۳۷۷ھ
فی پرچہ ۱۰؍

جلد ۴۶/۱۱ | ۳۰ ظہور ۱۳۳۶ ہش | ۳۰ اگست ۱۹۵۷ء | نمبر ۲۰۲

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ اگست۔ محترم خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب کو کل پھر کچھ ٹمپریچر ہو گیا تھا۔ نقاہت بہت زیادہ ہے۔ بات چیت کرنا ابھی ممکن نہیں ہے۔ گلے کی تکلیف ابھی کلی طور پر دور نہیں ہوئی گو نسبتاً افاقہ ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں ؂

ربوہ ۲۹ اگست۔ گزشتہ رات مغرب کے بعد سے حضرت حافظ سید مختار احمد صاحب کی طبیعت پھر خراب ہو گئی۔ ساری رات تکلیف کی وجہ سے جاگتے گزری۔ صبح کے وقت قدرے پیشاب آیا۔ آج صبح طاقت کا ٹیکہ دیا گیا۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ مگر کمزوری باقی ہے۔ احباب صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں ؂

ربوہ کے قریب دریائے چناب پر ریلوے پُل کے حفاظتی پشتے میں ایک سو فٹ لمبا شگاف

ریلوے حکام کی درخواست پر ربوہ کے ۲۵۰ خدام اور انصار نے شگاف میں ۸ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر پُل کو فوری خطرہ سے محفوظ کر دیا

نظارت امور عامہ کی زیر نگرانی اردگرد کے سیلاب زدہ علاقے میں خدام کے امدادی دستے نہایت جانفشانی سے کام کر رہے ہیں

ربوہ ۲۹ اگست۔ کل صبح سیلاب کے بڑھتے ہوئے زور کی وجہ سے ربوہ کے قریب دریائے چناب پر ریلوے پُل کے حفاظتی پشتے میں ایک سو فٹ لمبا شگاف پڑ گیا۔ اور پُل کو فوری خطرہ لاحق ہو گیا۔ ریلوے حکام کی درخواست پر ربوہ کے ۲۵۰ خدام اور انصار نے چند گھنٹے کے اندر اندر اس میں ۸ ہزار مکعب فٹ پتھر بھر کر اس فوری خطرہ کو دور کر دیا۔ شگاف اگرچہ ابھی تک پُر نہیں ہوا ہے۔ لیکن ریلوے حکام کی اطلاع کے مطابق پُل فوری خطرہ سے بڑی حد تک محفوظ ہو گیا ہے۔ علاوہ ازیں نظارت امور عامہ کی زیر نگرانی لوکل انجمن احمدیہ مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس انصار اللہ کے امدادی دستے پوری طرح حرکت میں آچکے ہیں اور وہ کل رات سے ہی اردگرد کے سیلاب زدہ علاقے میں گھرے ہوئے لوگوں کو ہر ممکن امداد بہم پہنچانے میں مصروف ہیں۔

فوری خطرہ کی نوعیت

کل دوپہر کے وقت ربوہ کے قریب دریائے چناب میں ریلوے برج پر سیلاب کا زور اپنے انتہائی عروج پر تھا۔ اور وہاں پانی کی سطح سطحِ سمندر سے ۹۵۷،۲۵ فٹ تک بلند ہو چکی تھی۔ ۱۹۵۰ء کے سیلاب کے مقابلے میں سطح کی یہ بلندی ۹" زیادہ تھی۔ کیونکہ اس وقت سطح ۹۵۶،۵۰ فٹ سے زیادہ بلند نہ ہوئی تھی۔ بہر حال پُل کا حفاظتی پشتہ جس نے دریا کے کنارے پر پُل کے پہلے ستون کو سہارا دے رکھا تھا۔ سیلاب کے زور کی تاب نہ لا کر بہہ گیا۔ اور اس میں تقریباً ایک سو فٹ لمبا اور ۴۰ فٹ چوڑا شگاف پڑ جانے کے باعث ستون بالکل ننگا ہو گیا۔ اور اس طرح عین ستون کے گرداگرد پشتے اور کنارے کے بری طرح کٹ جانے سے پُل کو فوری طور پر شدید خطرہ لاحق ہو گیا۔

ریلوے حکام کی طرف سے امداد کی اپیل

چاروں طرف سے راستے مسدود ہونے کی وجہ سے ریلوے کے حکام پُل پر فوری امداد بہم پہنچانے سے قاصر تھے۔ اس لئے ریلوے انجینئر صاحب لائل پور نے بذریعہ تار جناب ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ سے درخواست کی۔ کہ وہ کم از کم ایک صد مزدور فوراً پُل پر بھجوانے کا انتظام کریں۔ تا کہ پُل کو فوری خطرہ سے محفوظ کیا جا سکے۔

امدادی پارٹیوں کی روانگی

ادھر مکرم صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب ناظر امور عامہ کی زیر نگرانی مقامی خدام الاحمدیہ لوکل انجمن احمدیہ اور انصار اللہ وغیرہ کے امدادی شعبے ہر خدمت بجا لانے کے لئے پہلے ہی حرکت میں آچکے تھے۔ اور اردگرد کے علاقہ میں سیلاب زدگان کو بچانے میں مصروف تھے۔ چنانچہ یہ اطلاع موصول ہوتے ہی صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید کے جملہ دفاتر بند کر دیئے گئے۔ اور ایک صد کی بجائے ۲۵۰ افراد جن میں کالج کے پروفیسر دفاتر کے افسران صیغہ جات عملے کے دوسرے ارکان اور ربوہ کے نوجوان دکاندار الغرض ہر شعبہ اور حرفت کے لوگ شامل تھے شدید دھوپ اور گرمی میں دو میل کی پیدل مسافت طے کر کے پُل پر پہنچ گئے اور انہوں نے وہاں پہنچتے ہی جناب ایم۔ ایس شوکت صاحب آئی او ڈبلیو لالیاں کی زیر ہدایت دریا کے دوسرے کنارے سے بھاری بھاری پتھر لا لا کر شگاف میں ڈالنے شروع کر دیئے۔ شام تک وہ نہایت ہی محنت اور جانفشانی سے کام کر کے تقریباً ۸ ہزار مکعب فٹ پتھر شگاف میں بھر چکے تھے۔

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

جناب اختر حسین مغربی پاکستان کے نئے گورنر مقرر کر دیئے گئے

صدر نے میاں مشتاق احمد گورمانی کا استعفیٰ منظور کر لیا

کراچی ۲۹ اگست۔ محکمہ دفاع کے سیکرٹری جناب اختر حسین کو میاں مشتاق احمد گورمانی کی جگہ مغربی پاکستان کا نیا گورنر مقرر کیا گیا ہے۔ وہ آجکل بغداد میں ہیں۔ اور وہاں سے آج کراچی پہنچنے والے ہیں۔ پرسوں شام لاہور سے کراچی پہنچنے کے بعد جناب مشتاق احمد گورمانی نے گورنر کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیا تھا۔ صدر سکندر مرزا نے ابھی روز رات گئے ان کا استعفیٰ منظور کر لیا اور ان کی جگہ جناب اختر حسین کے تقرر کا اعلان کر دیا گیا۔ جناب اختر حسین کی عمر اس وقت ۵۵ سال ہے۔ وہ ۱۹۲۶ء میں سول سروس میں داخل ہوئے تھے۔ سابق حکومت پنجاب میں وہ اعلیٰ عہدوں پر فائز رہے۔ خان لیاقت علی خان مرحوم کے حادثۂ قتل کے تحقیقاتی کمیشن کے بھی وہ رکن تھے ؂

حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی رضی اللہ عنہ کی وفات

ربوہ ۲۷ اگست۔ کل حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب بھیروی کا جنازہ لاہور سے ربوہ لایا گیا۔ آپ مورخہ ۲۵ اگست کو صبح ۴ بجے لاہور میں انتقال فرما گئے تھے۔ بعد نماز مغرب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد مرحوم کو مقبرہ بہشتی کے قطعہ صحابہ میں دفن کیا گیا۔ حضرت مولوی فضل الٰہی صاحب رضی اللہ عنہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابی تھے احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ حضرت مولوی صاحب مرحوم کو اپنے خاص قرب میں جگہ دے بلند درجات عطا فرمائے اور

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳۰ اگست ۵۷ء

نقطۂ نظر میں فرق

چند روز ہوئے ہمارے ایک مددگار کارکن کے نام ٹریکٹوں کا ایک بنڈل بذریعہ ڈاک موصول ہوا ہے۔ جو پیغامیوں کی شاخ ماڈل روڈ کی طرف سے ارسال کیا گیا ہے۔ مددگار کارکن مذکورہ اردو خواں بھی نہیں ہے لیکن اس بنڈل میں ایک ٹریکٹ انگریزی میں بھی ہے اس سے پتہ چلتا ہے کہ ٹریکٹ بھیجنے والے اس تیر انداز کی طرح جو ہوا میں تیر چلاتا ہے ٹریکٹ بھیجتے وقت یہ بھی نہیں سوچتے کہ کس کو بھیج رہے ہیں اور کیوں بھیج رہے ہیں۔ انہوں نے بس یہ کہہ لیا ہے کہ ٹریکٹ چھپے ہیں تو انہیں کسی نہ کسی طرح ختم کیا جائے۔

یہ ٹریکٹ کئی مضمون پر ہیں: انگریزی ٹریکٹ کو چھوڑ کر سب کے سب جماعت احمدیہ اور واجب الاحترام امام پر جرح قدح اور نکتہ چینی پر مشتمل ہیں ملاحظہ فرمائیں (اول) کھلی چٹھی بنام میاں محمود احمد صاحب خلیفہ ربوہ منجانب جناب الحاج میاں محمد صاحب لائلپور (دوم) "اس کا تتمہ" (سوم) "اختلافات سلسلہ احمدیہ پر ایک نظر" قادیانی خلافت کی مختصر سرگذشت" از جناب ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم (چہارم) "جماعت قادیانی اور ہر مسلمان کے لئے لمحۂ فکریہ" مرتبہ مولانا محمد علی صاحب مرحوم گویا پیغامی افترا پردازی کے محل کے یہ چار ستون ہیں جو ایک ناخواندہ مددگار کارکن کے نام ارسال کئے گئے ہیں۔ محترمہ فاطمہ حکیم بی اے توجہ فرمائیں۔

بھیجنے والوں کے مد نظر بنڈل بھیجنا ہے۔ ٹریکٹ چھپ ہو گئے ہیں کسی نہ کسی طرح انہیں ختم کرنا لازمی ہے۔ بھیجنے والوں نے تو ہوا میں تیر چلایا تھا مگر ہم نے بقول ع

خود پکڑ لاتے ہیں جو تیر خطا ہوتا ہے

ان ٹریکٹوں پر غور و خوض کرنا مفید خیال کیا ہے۔ کھلی چٹھی تتمہ اور مولوی محمد علی صاحب مرحوم کے ٹریکٹ کے جواب تو الفضل میں بھی دئے جا چکے ہیں۔ ڈاکٹر بشارت احمد صاحب کا ٹریکٹ "اختلاف سلسلہ احمدیہ پر ایک نظر" پہلے ہماری نظر سے نہیں گذرا تھا۔ ٹریکٹ پرانا ہے اور اس کا بھی جواب دیا جا چکا ہوگا۔ لیکن آج ہم پھر اس کا کچھ جائزہ لینا چاہتے ہیں۔ ٹریکٹ ان الفاظ پر ختم کیا گیا ہے۔

"میں ہر ایک صاحب انصاف مسلمان سے دریافت کرتا ہوں کہ اگر کسی کے دل میں حضرت محمد رسول اللہ صلعم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی محبت ہو تو کیا وہ مذکورہ بالا عقائد جو قادیانیوں کے ہیں ایک لمحہ کے لئے بھی برداشت کر سکتا ہے؟ پھر اگر ہم لاہوری احمدی ان لوگوں سے الگ ہو گئے تو کیا برا کیا؟ کیا اسلام کے مفاد کی خاطر ضروری نہ تھا کہ ہم ان سے علیحدہ حضرت مسیح موعود کے صحیح مشن خدمت اسلام کی بنا پر انجمن قائم کر کے اشاعت اسلام کا کام شروع کرتے؟"

ان الفاظ سے واضح ہے کہ ٹریکٹ کا مقصد صرف یہ ہے کہ غیر احمدی مسلمانوں کو جماعت احمدیہ اور اس کے واجب الاحترام امام کے خلاف برانگیختہ کیا جائے۔ اس سے ہمارے اسی نظریہ کی تائید ہوتی ہے کہ پیغامی بزرگوں نے اختلافات کو محض اختلافات کی وجہ سے نہیں اچھالا بلکہ انہوں نے ایسے مسائل محض اس لئے چھیڑ دیئے تاکہ وہ غیر احمدی مسلمانوں میں اپنا رسوخ پیدا کریں اور ان کو ساتھ ملا کر جماعت احمدیہ کا نام و نشان دنیا سے مٹا دیا جائے۔

خدا بخشے ڈاکٹر بشارت احمد صاحب جیسا کہ اس ٹریکٹ سے بھی معلوم ہوتا ہے بڑے جوش سے لکھنے والے تھے اور اکثر جوش میں ان کے قلم سے سچی بات بھی نکل جاتی ہے۔ چنانچہ اسی ٹریکٹ میں آپ نے خود ہی پیغامی ذہنیت کے چہرے سے پردہ اٹھا دیا ہے آپ فرماتے ہیں:

"وہ ایک اصولی غلطی

لیکن وہ وقت بہت نازک تھا۔ حضرت مسیح موعود کی اچانک وفات کی وجہ سے ڈاکٹر عبدالحکیم خاں اور مولوی ثناء اللہ امرتسری نے بہت بڑا فتنہ اٹھایا ہوا تھا۔ اور بڑا شور و شر کر رہے تھے۔ اور جماعت احمدیہ کو اس وقت مرتد کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگا رہے تھے اور جماعت کے کمزور لوگ بہت انتشار کی حالت میں تھے اور بے دل ہو رہے تھے۔ اس لئے خواجہ کمال الدین صاحب نے فرمایا کہ اس وقت چپ کر رہو وقت ایسا نازک ہے کہ اس مسئلہ کو چھیڑنے سے ایک نیا اختلاف اور فتنہ پیدا ہو جانے کا احتمال ہے چونکہ مولوی نورالدین صاحب ایک بزرگ عالم ہیں اگر ان کے ہاتھ پر دوبارہ بیعت کر لی۔ تو کیا مضائقہ ہے۔"

ڈاکٹر صاحب نے اس بات کو تسلیم کیا ہے کہ پیغامی بزرگوں نے مولانا نورالدینؓ خلیفہ اول کی بیعت مجبوراً کی تھی علیٰ وجہ البصیرت نہیں کی تھی۔ دینداری کی بناء پر نہیں کی تھی بلکہ مصلحت کی بناء پر کی تھی۔ خواجہ کمال الدین صاحب مرحوم کی یہی اصولی غلطی تھی جس کو حضرت مولانا نورالدین خلیفہ اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان الفاظ میں بیان فرمایا کہ

"اللہ تعالیٰ نے باندھ کر تمہیں میرے ہاتھ پر بیعت کرا دی ہے۔"

پیغامی دوست دیکھیں کہ بات ایک ہی ہے جو ڈاکٹر صاحب نے بھی کہی ہے اور جو حضرت مولوی نورالدینؓ ایسے مسلمہ بزرگ عالم نے بھی فرمائی ہے۔ لیکن دونوں کے کہنے کے انداز میں وہی فرق ہے جو ایک دنیا دار دانشمند اور ایک اہل اللہ بندہ حق کے انداز میں ہوتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب کی نظر صرف اس دنیا تک محدود ہے لیکن خلیفہ اول کی نظر آسمان تک پہنچتی ہے۔

یہی نقطۂ نظر کا فرق ہے جو جماعت احمدیہ اور پیغامیوں میں شروع سے لے کر آج تک چلا آتا ہے۔ پیغامی یہ سوچتے ہیں کہ دنیا کیا کہے گی۔ غیر احمدی مسلمان کس طرح خوش ہو سکتے ہیں۔ لیکن جماعت احمدیہ یہ دیکھتی ہے کہ اللہ تعالیٰ کی رضا کس امر میں ہے۔ سچی بات تو یہ ہے کہ اگر پیغامی سچے ہیں تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعثت ہی غیر ضروری تھی۔ اگر آپ پیغامیوں کے ہم خیال ہوتے تو پہلے دن ہی ہتھیار رکھ دیتے۔ مولوی محمد حسین بٹالوی وغیرہ اہل علم حضرات کو کفر کے فتوے لگانے مخالفت میں اتنا لٹریچر شائع کرنے اور اتنا جنگ و جدل کرنے کی حاجت ہی نہ پڑتی۔ اور جب صاحبزادہ سید عبداللطیف شہید کو کابل میں کمر تک زمین میں گاڑ کر ان کو سنگسار کرنے کیلئے بڑے بڑے حکومت کے عہدہ دار اور بڑے بڑے علماء اور عوام جمع ہو گئے تھے اور امیر کابل نے خود آگے بڑھ کر آپ کو پیشکش کی تھی کہ صرف مداہنت سے ہی مان جاؤ تو آپ کو رہا کر دیا جائے گا۔ مگر آپ نے سنگسار ہو جانا قبول کیا۔ اگر پیغامی سچے ہیں۔ تو کیا یہ سب کچھ بے فائدہ نہیں تھا؟

خطبہ جمعہ

بری تقدیر کو روکنے کا اصل طریق یہ ہے کہ انسان اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے اور دعاؤں سے کام لے

جب انسان یہ سمجھتا ہے کہ خدائی تقدیر مصیبت اور عذاب کے رنگ میں جاری ہو چکی ہے۔ اللہ تعالیٰ اسوقت بھی دعا کرنے پر اسے ٹال سکتا ہے

از حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

فرمودہ ۱۶ اگست ۱۹۵۷ء

یہ خطبہ میں اپنی ذاتی ذمہ واری پر شائع کر رہا ہوں۔ خاکسار محمد یعقوب مولوی فاضل (انچارج شعبہ زود نویسی)

سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

سورۂ انبیاء میں

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ وجعلنا السماء سقفاً محفوظاً وھم عن آیاتھا معرضون (ع ۲) ہم نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا ہے۔ لیکن لوگ پھر بھی اس کے نشانوں سے اعراض کرتے ہیں۔ اس جگہ اللہ تعالیٰ نے آسمان کے متعلق محافظ کا لفظ استعمال نہیں فرمایا۔ یعنے یہ نہیں کہا کہ آسمان دنیا کا محافظ ہے۔ حالانکہ بظاہر یہ کہنا چاہیئے تھا۔ کہ ہم نے آسمان کو محافظ بنایا ہے۔ اور اسی کے ذریعہ دنیا کی حفاظت ہو رہی ہے۔ بلکہ اس کی بجائے اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے۔ کہ میں نے آسمان کو ایک محفوظ چھت بنایا ہے۔ محفوظ کے بظاہر معنے تو یہ ہوتے ہیں۔ کہ وہ خود محفوظ ہے۔ لیکن اس سے مسلمانوں کی توجہ اس امر کی طرف بھی پھرائی گئی ہے کہ کئی دوسرے کئی مقامات پر اللہ تعالیٰ نے بڑے زور سے مسلمانوں کو تقدیر کے مسئلہ کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اور

تقدیر کے معنے

یہ ہوتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آسمان پر ایک فیصلہ کرتا ہے۔ جو زمین پر نافذ ہو جاتا ہے۔ اگر وہ انسان کے لئے برا فیصلہ ہوتا ہے۔ تو اس کو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔ اور اگر اچھا ہو تو اسکو بھی کوئی روک نہیں سکتا۔ ہمارے ملک میں بھی کہتے ہیں کہ جو لکھی ہے وہ تو ہو کر رہتی ہے۔ مگر اس جگہ اس مسئلہ کے ایک دوسرے پہلو کو بیان فرمایا ہے کہ تقدیر ٹل بھی سکتی ہے آخر آسمانی تقدیر کے یہی معنے ہوتے ہیں۔ کہ وہ تقدیر آسمان سے نازل ہوتی ہے۔ اب یہ بات واضح ہے کہ اگر کوئی ٹپکنے والی چھت ہو۔ تو جب بھی برسات ہوگی پانی ٹپکنے لگ جائے گا۔ مگر آسمان کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ ہم نے اسے ایک محفوظ چھت بنایا ہے۔ یعنی اگر تم چاہو تو آسمان کو اس طرح بند کر سکتے ہو۔ کہ کوئی بری تقدیر تم پر نازل ہی نہ ہو۔ لیکن ظاہر ہے کہ اگر کوئی ٹپکنے والی چھت ہو۔ تو اس چھت پر چڑھ کر ہی اس کے سوراخ کو بند کیا جا سکتا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی بری تقدیر کو روکنا چاہیئے تو اسے بھی آسمان پر چڑھ کر ہی اسے روکنا پڑے گا۔ پس جعلنا السماء سقفاً محفوظاً میں اللہ تعالیٰ نے یہ بتایا ہے کہ

اصل علاج یہ ہے

کہ مومن اللہ تعالیٰ کی طرف توجہ کرے اور اس سے دعائیں کرے۔ کہ وہ اپنی بری تقدیروں کو روک دے۔ یہ ظاہر ہے کہ انسان کے دل میں اچھی تقدیر روکنے کی خواہش نہیں ہوتی۔ اس کے دل میں یہی خواہش ہوتی ہے کہ بری تقدیریں نہ آئیں۔ اور بری تقدیروں کے روکنے کا یہی طریق ہے کہ مومن اللہ تعالیٰ کے حضور جھک جائے۔ اور اس سے دعاؤں سے کام لے۔ پس اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے توجہ دلائی ہے کہ جو لوگ بری تقدیر کے آثار دیکھ کر یہ کہنے لگ جاتے ہیں۔ کہ اس تقدیر نے تو ٹلنا ہی نہیں غلطی پر ہیں۔ تقدیر ٹل سکتی ہے۔ بری تقدیر کے نازل ہونے کے یہ معنے ہیں کہ تمہارے آسمان میں کسی گناہ کی وجہ سے سوراخ ہو گیا ہے اور اس سوراخ میں سے بری تقدیر تم پر آگرتی ہے۔ اگر تم آسمان پر جاؤ یعنے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرو تو وہ بری تقدیر بھی ٹل سکتی ہے۔

غرض اس آیت کے ذریعہ اللہ تعالیٰ نے مسلمانوں کو

اس طرف توجہ دلائی ہے

کہ تم صرف یہ نہ سمجھا کرو کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے فلاں عذاب آگیا ہے۔ اب یہ کیسے ٹل سکتا ہے۔ بلکہ تمہیں سمجھنا چاہیئے کہ اس نے خود ہی تمہاری کامیابی کے لئے بھی ایک راستہ کھول دیا ہے۔ یعنے اگر کوئی شخص آسمان پر جا کر اپنی قسمت کے آسمان کو بدلنا چاہے تو بدل سکتا ہے بلکہ اس حد تک بدل سکتا ہے۔ کہ وہ کلی طور پر محفوظ ہو جائے۔ اور بری تقدیر اس پر نازل ہی نہ ہوا کرے۔ گویا صرف اتنا ہی تغیر نہیں ہو سکتا۔ کہ کچھ بری تقدیریں آجائیں۔ اور کچھ اچھی بلکہ فرماتا ہے۔ وجعلنا السماء سقفاً محفوظاً اگر آسمان پر جا کر کوئی شخص اس کی مرمت کر دے۔ اور اس کے تمام سوراخوں کو بند کر دے۔ تو خواہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کتنا ہی عذاب مقدر ہو۔ اور خواہ کتنی ہی خطرناک تقدیریں مقدر ہوں۔ اس کی دعائیں ہر قسم کی بری تقدیروں کو روک دیتی ہیں۔ دیکھو دعا تو بڑی چیز ہے۔

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم

کے پاس ایک دفعہ ایک شخص آیا۔ اور اس نے کہا یا رسول اللہ میرے بھائی کو اسہال آرہے ہیں۔ آپ نے فرمایا جاؤ اسے شہد پلاؤ۔ وہ گیا اور اس نے شہد پلایا مگر اسہال زیادہ ہو گئے وہ پھر آپ کے پاس آیا۔ اور اس کا ذکر کیا۔ آپ نے پھر یہی جواب دیا کہ جاؤ اور شہد پلاؤ۔ وہ پھر گیا اور اس نے شہد پلایا۔ مگر اسہال پھر زیادہ ہو گئے اس پر وہ تیسری دفعہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ آپ نے فرمایا تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ اور خدا کا کلام سچا ہے۔ جاؤ اور اسے شہد پلاؤ۔ یعنے جب خدا نے شہد کے متعلق فرمایا ہے کہ اس میں شفا ہے۔ تو خدا تعالیٰ کی بات کس طرح غلط ہو سکتی ہے۔ چنانچہ اس نے پھر شہد پلایا۔ نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اندر سے ایک سخت سدہ نکلا۔ اور اسے شفا ہو گئی۔ اب دیکھو

یہ بھی ایک خدائی تقدیر

تھی۔ مگر شہد دعا کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ دعا تو ایسی چیز ہے جو بڑے بڑے عذابوں کو دور کر دیتی ہے اور دعا ایسا تریاق ہے جو موں

کے عذابوں کو بھی دور کر دیتا ہے بہرحال جس طرح شہد کے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں شفا ہے اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے بھائی کا پیٹ جھوٹا ہے۔ خدا کا کلام جھوٹا نہیں ہو سکتا۔ اسی طرح دعا کے متعلق اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے کہ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان (بقرہ ع۲۳) یعنی جب مجھ سے کوئی پکارنے والا دعا کرتا ہے تو میں اس کی دعا کو قبول کرتا ہوں ضرورت صرف یہ ہوتی ہے کہ انسان اپنے لئے صحیح راستہ اور

نیکی کا راستہ تجویز کرے

اسی طرح فرماتا ہے کہ امن یجیب المضطر اذا دعاہ (نمل ع۵) کہ مضطر کی اللہ تعالےٰ کے سوا اور کون دعا سنتا ہے۔ پس جب اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ میں ہر مضطر کی دعا سنتا ہوں تو یہ کس طرح کہا جا سکتا ہے کہ اس کی دعا رد ہو جائے گی۔ آخر تقدیر کا زیادہ تر اثر مضطر پر ہی ہوتا ہے کیونکہ مضطر وہی ہوتا ہے جس کو اپنی نجات اور کامیابی کا کوئی رستہ نظر نہ آئے۔ معمولی کھانسی اور بخار ہو اور انسان ڈاکٹروں کے پاس جائے تو وہ کہتے ہیں گھبراؤ نہیں۔ اچھے ہو جاؤ گے۔ لیکن جب کسی مریض کی حالت زیادہ خطرناک ہو جائے تو ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اب اس کا علاج نہیں ہو سکتا۔ یہ تقدیر بُری ہو سکتی ہے کیونکہ تمام صورتوں میں تو علاج ممکن ہے۔ لیکن خطرناک صورتوں میں ممکن نہیں ہوتا۔ اور اس وقت

انسان مضطر ہوتا ہے

اور گھبرا کر ادھر اُدھر ہاتھ پاؤں مارتا ہے اور اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ امن یجیب المضطر اذا دعاہ کہ جب مضطر یعنی تدبیروں سے مایوس ہو جانے والا انسان اسے پکارتا ہے تو بتاؤ۔ اللہ تعالےٰ کے سوا کون اس کی پکار کو سنتا اور اس کی حاجت کو پورا کرتا ہے گویا جب لوگ دنیا کے مصائب سے تنگ آجاتے ہیں اور انسان سمجھتا ہے کہ میرے خلاف خدا کی تقدیر جاری ہو گئی ہے۔ تب بھی اللہ تعالےٰ اس کی دعاؤں کو سنتا اور تقدیروں کو ٹال دیتا ہے۔ غرض بری تقدیر کو رد کرنے کا ذریعہ بھی ہے

کہ انسان دعاؤں سے کام لے۔

ممکن ہے کوئی کہے کہ کسی انسان کی کیا طاقت ہے کہ وہ خدا تعالےٰ کی تقدیر کو روک سکے سو اس کے متعلق

ایک مشہور قصہ

یاد رکھنا چاہیئے روس کا ایک بادشاہ تھا اس کا ایک چپڑاسی ہوا کرتا تھا۔ جس کا نام ٹالسٹائے تھا۔ اب تو وہ خاندان نواب بنا ہوا ہے۔ لیکن شروع زمانہ میں جو روس کا بادشاہ تھا ٹالسٹائے اس کا چپڑاسی ہوا کرتا تھا۔ ایک دفعہ بادشاہ کو کوئی ضروری کام تھا۔ اس نے ٹالسٹائے سے کہا کہ میں تمہیں حکم دیتا ہوں کہ آج کسی کو قلعہ میں داخل نہ ہونے دو۔ میں بعض مسائل پر غور کر رہا ہوں اور مجھے تخلیہ کی ضرورت ہے ٹالسٹائے نے کہا بہت اچھا اس نے کہا دیکھو میں تمہیں پھر کہتا ہوں کہ آج قلعہ میں کوئی شخص داخل نہ ہو وہ کہنے لگا حضور میں کسی کو داخل نہیں ہونے دوں گا۔ اتنے میں دروازہ پر کسی نے دستک دی۔

ٹالسٹائے نے دیکھا

تو وہ شہزادہ تھا۔ چپراسی نے اسے روکا اور کہا حضور آج اندر نہیں جانا اس نے بڑے جوش سے کہا کہ تمہاری کیا طاقت ہے کہ مجھ کو جو شاہی خاندان کا فرد ہوں اندر داخل ہونے سے روکو۔ اس نے کہا حضور میں کیا کروں مجھے بادشاہ کی طرف سے حکم ہے کہ میں آج کسی کو اندر داخل نہ ہونے دوں اس نے کہا اس حکم کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا کیونکہ روسی کانسٹی ٹیوشن کے مطابق بادشاہ شہزادوں کے حقوق تلف نہیں کر سکتا اس لئے آگے سے ہٹ جاؤ ورنہ میں مارونگا۔ اس نے کہا حضور میں اندر نہیں جانے دونگا شہزادہ نے کوڑا اٹھایا اور اسے مارنا شروع کر دیا۔ وہ خاموش کھڑا رہا اور کوڑے کھاتا رہا۔ مارنے کے بعد اس نے سمجھا کہ اب یہ مجھے رستہ دے دیگا۔ مگر جب وہ آگے بڑھنے لگا۔ تو ٹالسٹائے نے اسے پھر روک دیا اور کہا حضور شہزادے ہیں میں آپ کا مقابلہ نہیں کر سکتا مگر میں اندر نہیں جانے دوں گا۔ اتنے میں شور کی آواز بادشاہ نے بھی سن لی۔ اس نے اوپر سے آواز دی کہ ٹالسٹائے کون ہے اس پر شہزادے نے بڑے غصے سے کہا کہ حضور اس نے

میری سخت ہتک کی ہے

بادشاہ نے کہا تم دونوں اوپر آجاؤ۔

چنانچہ وہ دونوں اوپر چلے گئے۔ بادشاہ نے شہزادہ سے پوچھا کہ اس نے کیا ہتک کی ہے؟ اس نے کہا میں شہزادہ ہوں مگر اس نے مجھے اندر داخل نہیں ہونے دیا بادشاہ نے ٹالسٹائے سے کہا کیا تم نے اسے روکا تھا۔ اس نے کہا ہاں حضور روکا تھا۔ بادشاہ نے کہا تمہیں پتہ نہیں تھا کہ یہ شہزادہ ہے اس نے کہا حضور پتہ تھا بادشاہ نے کہا پھر تم نے کیوں روکا۔ اس نے کہا حضور نے فرمایا تھا۔ کہ کسی کو اندر نہیں آنے دینا۔ اس پر بادشاہ نے شہزادہ سے کہا میں اوپر سے دیکھتا رہا ہوں کہ یہ میرا نام لیتا رہا۔ مگر تم پھر بھی اسے کوڑے مارتے رہے اب اس کا ایک ہی علاج ہے کہ ٹالسٹائے تمہیں اسی طرح کوڑے مارے جس طرح تم نے اسے مارے ہیں چنانچہ اس نے ٹالسٹائے سے کہا کوڑا اٹھاؤ اور اسے مارو اس پر شہزادہ کہنے لگا۔

روسی کانسٹی ٹیوشن کے مطابق

کوئی غیر فوجی کسی فوجی کو نہیں مار سکتا بادشاہ نے کہا ٹالسٹائے میں نے تم کو لفٹنٹ بنا دیا ہے اب کوڑا لو اور اسے مارو۔ شہزادہ کہنے لگا۔ حضور یہ بھی قانون ہے کہ کوئی عامی آدمی شہزادے کو نہیں مار سکتا۔ اس نے کہا اچھا۔ کونٹ ٹالسٹائے تم اسے مارو گویا کونٹ کے لفظ سے ہی اسے نواب بنا دیا۔ پرانے زمانہ میں جب کسی کو نواب بناتے تھے تو بادشاہ اسے اعزاز کے طور پر اپنی سوٹی دیا کرتا تھا۔ اس نے بھی ٹالسٹائے کو سوٹی دی اور کہا اسے مارو چنانچہ ٹالسٹائے نے اسے مارا۔ اس دن سے وہ خاندان اب تک کونٹ چلا آتا ہے۔ اب دیکھو گو روس کی کانسٹی ٹیوشن کچھ اور تھی مگر بادشاہ نے بتا دیا کہ میں اسے توڑ بھی سکتا ہوں۔ یہی بات اللہ تعالےٰ نے اس آیت میں بیان فرمائی ہے کہ بے شک بری تقدیریں بھی ہوتی ہیں۔ مگر ان تقدیروں کو توڑنے والے ہم موجود ہیں۔ تم یہ کیوں کہتے ہو کہ یہ خدا کی تقدیر ہے جو ٹل نہیں سکتی۔ جس کو بنانے کا حق ہے اس کو توڑنے کا بھی حق ہے چنانچہ دیکھ لو پاکستان کی کانسٹی ٹیوشن بنی تو اس میں ایک دفعہ انہوں نے یہ بھی رکھدی کہ اتنے ممبر ہوں تو یہ کانسٹی ٹیوشن بدلی جا سکتی ہے۔ چونکہ آجکل جمہوریت کا دور ہے اسلئے ممبروں کی تعیین کر دی گئی ہے ورنہ انگریز کے زمانہ میں اکیلا وائسرائے ہی [illegible] کانسٹی ٹیوشن

کو بدل دیتا تھا۔ اور کسی میں طاقت نہیں ہوتی تھی کہ اس کے سامنے بول سکے۔

غرض اس آیت میں اللہ تعالےٰ نے بتایا ہے کہ بعض تقدیریں بے شک خطرناک ہوتی ہیں مگر ان

تقدیروں کو توڑنے والی چیز

بھی موجود ہے اگر تم آسمان پر چڑھ کر اس کے سوراخوں کو بند کر دو تو کوئی بُری تقدیر تم پر نازل نہیں ہو سکتی اس میں کوئی شبہ نہیں کہ تقدیر کہے گی ہٹ جاؤ۔ میں خدا کی تقدیر ہوں۔ مجھے آگے جانے کا راستہ دو۔ مگر دعا اس کی راہ میں حائل ہو جائے گی۔ اور کہے گی کہ چل پرے ہٹ۔ میں بھی خدا کی ایک تقدیر ہوں جو تمہارا رد کرنے پر مقرر ہوں پس ہٹ جاؤ میں تمہیں نیچے نہیں جانے دوں گی۔ نہیں رد کر دوں گی۔ اس طرح بری تقدیر ہٹ جائے گی۔ اور انسان ضرر سے بچ جائے گا۔

جو کام کیا آپ نے وہ کام غلط ہے

دنیا میں عبث آپ ہیں بدنام! غلط ہے
جو کام کیا آپ نے وہ کام غلط ہے

گو نام سے ظاہر ہے محمدؐ کی غلامی
سچ پوچھیں اگر آپ کا یہ نام غلط ہے

میں کیسے کہوں آپ ہیں تکذیب میں خنجر
کیا صاحبِ الہام کا الہام غلط ہے؟

جس فکر کو جبریل نے بخشا پرِ پرواز
وہ فکر ہے پابستۂ اوہام! غلط ہے

میں بندۂ درگاہِ مسیحائے زماں ہوں
پر یہ کہ ہوں بیگانۂ اسلام غلط ہے

اے جانِ جہاں فخرِ رسل سرورِ عالم!
ہم پر تری توہین کا الزام غلط ہے

ناھیدؔ کو آزادیٔ تحریر ہے تسلیم
لیکن یہ قلم کاریٔ دشنام غلط ہے

عبد المنان ناھید

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے محاسن و فضائل پر علمائے سلسلہ کی تقاریر

ربوہ میں منعقدہ جلسہ سیرۃ النبیؐ کی مفصل رُوئداد

(مرتبہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب پیرکوٹی)

(۱)

مکرم عبدالوہاب صاحب آف گولڈ کوسٹ کی تقریر

مرکز سلسلہ ربوہ میں جلسہ سیرۃ النبیؐ مسجد مبارک میں ٹھیک آٹھ بجے صبح زیر صدارت مولانا جلال الدین صاحب شمس شروع ہوا۔ تلاوت و نظم کے بعد پہلی تقریر مکرم عبدالوہاب آف گولڈ کوسٹ مغربی افریقہ نے انگریزی میں کی آپ جماعت کماسی گولڈ کوسٹ کے مخلص نوجوان ہیں۔ اور اس وقت مرکز سلسلہ میں دینی تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اور بعد میں اپنے ملک میں اسلام اور احمدیت کی تبلیغ و اشاعت کا فریضہ سرانجام دیں گے۔ آپ نے اپنی تقریر میں بتایا۔ کہ قرآن کریم کی تعلیم جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس کے کسی پہلو کی بھی نظیر دنیا میں نہ کبھی ملی ہے اور نہ آئندہ مل سکے گی۔ اس میں یہ تعلیم دی گئی ہے کہ تمام بنی نوع انسان بحیثیت انسان کے برابر ہیں۔ ان میں کوئی امتیاز نہیں پایا جاتا۔ گورے۔ کالے۔ مشرقی۔ مغربی۔ بادشاہ اور غریب سب برابر ہیں۔ اس سے پہلے طاقت ور طبقہ کمزور طبقہ پر ہر قسم کا ظلم روا رکھتا تھا۔ افریقہ سے ہر سال لاکھوں کی تعداد میں افراد سائبیریا اور دوسرے ممالک میں لے جائے جاتے۔ اور وہاں ان سے جانوروں سے بھی بدتر سلوک کیا جاتا۔ انہیں مارا جاتا۔ اور طرح طرح کی تکالیف دی جاتیں۔ اور ان سے محنت اور مشقت کا کام لیا جاتا۔ جانوروں سے بدتر سلوک ان سے کیا جاتا تھا۔ اس وقت تمام مہذب ممالک میں غلامی کا رواج تھا۔ یونان میں سپین میں مصر میں ہزاروں لاکھوں افراد کو غلام بنا لیا گیا تھا۔ اور ملکی اقتصادیات کا زیادہ مدار غلامی پر ہی تھا۔

مہذب قومیں غلامی کی لعنت کو دور کرنے کے لئے متعدد سکیمیں بناتی رہیں۔ لیکن اس کے باوجود وہ کوئی کام نہ کر سکیں۔ بلکہ غلامی میں دن بدن اضافہ ہوتا گیا۔ آخر اللہ تعالیٰ کی رحمت جوش میں آئی۔ اور اس نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو اس دنیا میں مبعوث فرمایا۔ آپ نے تھوڑے ہی عرصہ میں غلامی کا طوق دنیا کی گردن سے دور کر دیا۔ آپ نے تعلیم دی۔ کہ اول تو جہاں تک ہو سکے غلاموں کو آزاد کر دو۔ لیکن اگر کسی وجہ سے تم فوری طور پر انہیں آزاد نہ کر سکو۔ تو یاد رکھو۔ وہ تمہارے بھائی ہیں تم انہیں اپنے جیسا کھانا اور لباس دو۔ انکی طاقت سے بڑھ کر کام نہ دو۔ بلکہ انکے کام میں خود بھی مدد دو آپ نے صرف یہ تعلیم ہی نہیں دی۔ بلکہ خود بھی عظیم الشان نمونہ پیش فرمایا۔ آپ نے حضرت خدیجہؓ کے سب غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور آپ کے نمونہ اور تعلیم کی وجہ سے دوسرے مسلمانوں نے بھی اپنے غلاموں کو آزاد کر دیا۔ اور جن کے پاس غلام نہیں تھے۔ انہوں نے دوسروں سے غلام خرید خرید کر آزاد کئے۔ تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ آپ کی زندگی میں لاکھوں غلام مسلمانوں نے آزاد کئے۔ اور اس طرح غلامی کی جڑوں پر تبر رکھ دیا۔ بہرحال آپ کی ذات والا صفات نے غلاموں پر جو احسان کیا اسکی مثال دنیا میں نہیں مل سکتی۔ اور اگر آپ کی تعلیم پر صحیح طور پر عمل کیا جائے۔ تو یہ نہیں ہو سکتا کہ دنیا میں غلامی کی لعنت باقی رہ جائے۔

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر کی تقریر

مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ افریقہ نے "آنحضرت صلعم اور تبلیغ اسلام" کے موضوع پر تقریر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت کی غرض ساری دنیا کو توحید کا پیغام دینا تھی۔ آپ کا پیغام عالمگیر تھا وہ کسی قوم اور زمانہ سے مختص نہیں تھا۔ آپؐ نے تمام اقوام دنیا کو خدا تعالیٰ کی طرف بلایا۔ اور

"بَلِّغْ مَا أُنْزِلَ"

کے ارشاد کی تعمیل میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہ کیا۔ آپ نے تبلیغ کے کئی طریق اختیار کئے۔ انفرادی طور پر آپ نے پیغام حق پہنچایا۔ قبائل میں جا کر انہیں دعوت اسلام دی۔ جوں جوں اسلام اثر کرتا گیا۔ تبلیغ کے ذرائع میں بھی ترقی ہوتی گئی۔ قبائل کے لوگ مسلمان ہونے کے بعد آپ کے پاس رہ کر تربیت حاصل کرتے اور بعد میں اپنے قبیلہ کے دوسرے لوگوں کو تبلیغ کرتے بعض قدرتی وسائل بھی میسر آ گئے۔ بعض متلاشیان حق اسلام لے آئے۔ جن کی وجہ سے ان کے قبیلہ نے بھی اسلام کو قبول کر لیا۔ پھر قریش کی مخالفت نے لوگوں کو تحقیق حق کی طرف مائل کیا اور نیک طبع لوگ آپ کے گرد جمع ہونے شروع ہو گئے صلح حدیبیہ کے بعد ایک وقت تک ملک میں امن قائم ہو گیا۔ مسلموں اور غیر مسلموں کا باہمی میل جول بڑھا۔ جس کی وجہ سے اسلام میں داخل ہونے والوں کی تعداد میں اضافہ ہوا۔ آنحضرت صلعم نے فرمانرواؤں اور بادشاہوں کو بھی دعوت اسلام دی۔ اور انہیں خطوط لکھے۔ غرض آنحضرت صلعم نے تبلیغ کا کوئی معمولی سے معمولی ذریعہ بھی نہ چھوڑا

مولوی صاحب موصوف نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ اس وقت اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ اسلام تلوار کے زور سے پھیلا ہے۔ حالانکہ دعوائے نبوت کے پہلے ۱۹ سالوں میں جن میں متعدد جنگیں لڑی گئیں۔ اسلام اتنا نہیں پھیلا جتنا صلح حدیبیہ اور فتح مکہ کے درمیانی دو سالوں میں پھیلا ہے۔ ایک اس کا واضح ثبوت یہ ہے۔ کہ صلح حدیبیہ میں آنحضرت صلعم کے ساتھی صحابہ کی تعداد صرف پندرہ سو تھی۔ لیکن فتح مکہ کے وقت دس ہزار قدوسی آپ کے ساتھ تھے۔

مولوی صاحب نے مزید فرمایا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعض کتابوں پر اعتراض کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں انگریزوں کی تعریف کی گئی۔ حالانکہ آپ نے جو طرز تحریر اختیار کی تھی۔ وہی مناسب تھی کسی شخص کے ظاہری احترام کا خیال رکھنا ماموریت کی شان کے خلاف نہیں۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بھی خدا تعالےٰ نے فرعون کی طرف بھیجتے وقت یہی ارشاد فرمایا تھا۔ کہ

قُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّيِّنًا

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی اس بارہ میں نہایت حزم و احتیاط سے کام لیا آپ نے اس وقت کے فرمانرواؤں کے رواج کے مطابق مہر بنوائی اور پھر قیصر کو جو خط بھیجا وہ گورنر بصرہ کی معرفت بھیجا کیونکہ قیصر اپنے گورنر کے توسط کے بغیر کوئی خط قبول نہیں کرتا تھا بہرحال کسی کے ظاہری احترام کا خیال رکھنا مقام نبوت کے منافی نہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بارہ میں نہایت حزم و احتیاط سے کام لیا۔

مکرم مولوی محمد شریف صاحب فاضل کی تقریر

مولوی محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی "بین الاقوامی معاہدات کے متعلق تعلیم" پر روشنی ڈالتے ہوئے فرمایا:۔

فتنہ و فساد بہت بُری چیز ہے جنگوں میں قوموں کے نوجوان قتل ہو جاتے ہیں کھیتی تباہ ہو جاتی ہے۔ ذرائع معیشت تنگ ہو جاتے ہیں۔ اور بیوگان کا بوجھ قوم پر پڑ جاتا ہے۔ اور یتامیٰ کی مناسب خبر گیری نہ ہونے کی وجہ سے قوم کی آئندہ نسل خراب ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب دو قومیں دیکھتی ہیں کہ ان کے باہمی حالات جنگ پر منتج ہو سکتے ہیں تو ان کے لیڈر آپس میں معاہدات کر لیتے ہیں۔ تا جنگ کا امکان ختم ہو جائے۔ اور ان کی قوم تباہ و برباد ہونے سے بچ جائے۔

جس قوم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پیدا ہوئے۔ اس کی حالت دوسری اقوام سے بھی بدتر تھی۔ ان کی حالت کو قرآن کریم ان الفاظ میں بیان فرماتا ہے کہ

لَا يَرْقُبُوْا فِيْكُمْ اِلًّا وَّلَا ذِمَّةً

کہ وہ نہ تو کسی قسم کا پاس کرتے تھے۔ اور نہ ہی ذمہ داریوں کو جو وہ خود اپنے پر لیتے تھے۔ پورا کرتے تھے۔ اس کے باوجود آپ نے معاہدات کا ایسا احترام کیا ہے کہ اس کی مثال ڈھونڈے سے نہیں مل سکتی۔ آپ نے نہ صرف اپنے کئے ہوئے معاہدات کو پورا کیا۔ بلکہ سابقہ معاہدات کا بھی پورا پورا احترام کیا۔ آپ نے خافے برداشت کئے۔ ماریں کھائیں۔ بیویوں اولاد اور متبعین پر شدید ظلم ہوتے دیکھے لیکن اس معاہدہ کا پورا احترام کیا جو مدت سے عرب اقوام میں چلا آتا تھا۔ کہ حرم کعبہ میں کوئی فساد نہ ہو۔ آپ نے اصرار کرنے پر بھی مسلمانوں کو جنگ کی اجازت نہ دی۔ مکہ پر قریش کی حکومت تھی۔ اور آپ ان کی رعایا تھے اس طرح آپ نے ثابت کر دکھایا۔ کہ ماتحت ہوتے ہوئے اور ظالم حکام کے ظلم برداشت کرتے ہوئے بھی معاہدات کی پابندی کی جا سکتی ہے۔

مدینہ کی زندگی میں یہودی قبائل سے جو معاہدات آپ کے ہوئے۔ انہیں پورے طور پر نبھایا گیا۔ فریق ثانی معاہدات توڑتا تھا اور قانوناً مسلمانوں کو حق ہوتا تھا کہ انہیں سزا دیں۔ مگر آپ نے ایک موقعہ پر بھی انہیں کوئی سزا نہ دی۔ ایک دفعہ یہود کی مرضی کے مطابق انہیں اجازت دے دی کہ جو کچھ وہ اٹھا سکتے ہیں۔ لے لیں۔ اور ملک سے چلے جائیں۔ حالانکہ آپ تورات کی تعلیم کی رو سے انہیں روک سکتے تھے۔ دوسری دفعہ پھر آپ نے ان سے نہایت نرم سلوک کیا تیسری دفعہ آپ نے گو ان کا محاصرہ کر لیا۔ لیکن ان کی اس تجویز کو کہ ہم سعد بن معاذ کو ثالث منظور کرتے ہیں۔ اور ان کا جو فیصلہ ہو وہ ہم پر صادر کیا جائے۔ آپ نے قبول فرمایا۔ گویا آپ نے معاہدات کو لفظاً لفظاً پورا فرمایا۔ کسی کو بالجبر مسلمان نہیں بنایا۔ جو اسلام میں داخل ہوا اپنی مرضی سے ہوا۔ آج کی مہذب کہلانے والی قومیں معاہدہ توڑنے والی قوم کو تباہ و برباد کر دیتی ہیں۔ لیکن رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عمل ان کے برعکس تھا۔ وہ ایسی قوم کو بھی جس کا قتل کرنا قانوناً جائز تھا۔ اپنے متعلق خود

(باقی آئندہ)

تقرری عہدیداران

مندرجہ ذیل عہدیداران کی تا ۳۰ اپریل ۵۹ء منظوری دی جاتی ہے۔ احباب جماعت مطلع رہیں۔

(ناظر اعلیٰ ربوہ)

نام ——— عہدہ ——— پتہ

۱۔ چوہدری ولی الحق صاحب پریذیڈنٹ بھینی خدابخش۔ ضلع ملتان

۱۔ رانا احمد خانصاحب پریذیڈنٹ امام الصلوٰۃ ۔ امین۔ چک ۱۶۸ مراد ضلع بہاولنگر
۲۔ چوہدری سلطان احمد صاحب ۔ سیکرٹری مال محاسب " " " " " "
۳۔ رانا فیروز خان صاحب ۔ سیکرٹری اصلاح و ارشاد و ضیافت " " " " "

۱۔ چوہدری مقبول احمد صاحب کمیشن ایجنٹ ۔ پریذیڈنٹ ۔ امام الصلوٰۃ و امین دریاخاں مری ضلع نواب شاہ
۲۔ " صادق احمد " " سیکرٹری مال و محاسب " " " " " "

۱۔ پروفیسر حبیب اللہ خانصاحب سیکرٹری وصایا ربوہ دارالرحمت شرقی ضلع جھنگ

۱۔ چوہدری علی بشیر صاحب پریذیڈنٹ ۔ سیکرٹری مال محاسب امین ۔ امام الصلوٰۃ چک ۱۶۹ مراد ضلع بہاولنگر

۱۔ مرزا محمد صابر خانصاحب پریذیڈنٹ موضع خورد ضلع جہلم
۲۔ چوہدری عبد الرحمان صاحب (مہاجر) سیکرٹری مال " " "
۳۔ مرزا عبد المجید صاحب " اصلاح و ارشاد " " "

۱۔ رائے سجاول خانصاحب پریذیڈنٹ موضع جہل بھٹیاں ضلع جھنگ
۲۔ حکیم محمد یار صاحب ۔ سیکرٹری مال " " " "
۳۔ محمد یار صاحب امام الصلوٰۃ " " " "
۴۔ اللہ یار صاحب ترکھان سیکرٹری امور عامہ " " " "

۱۔ چوہدری رحمت اللہ صاحب بٹ ۔ پریذیڈنٹ ۔ سیکرٹری مال ۔ چک ۲ گ ب ضلع لائلپور

۱۔ ماسٹر نذیر حسین صاحب ۔ پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ چک ۱۲۶ R.B. پہاڑنگ ضلع لائلپور
۲۔ ماسٹر عبد الغنی صاحب ۔ سیکرٹری مال ۔ محاسب " " " " " "

۱۔ مولوی بشیر احمد صاحب ۔ پریذیڈنٹ چک جمال ۔ ضلع جہلم ۔
۲۔ محمد حسین صاحب ٹیلر ماسٹر ۔ سیکرٹری مال " " "

۱۔ چوہدری محمد ابراہیم صاحب ۔ پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ تلونڈی جھنگلاں گلاں والی چک ۵۵ R.B. برج (ضلع لائلپور)
۲۔ چوہدری غلام رسول صاحب ۔ سیکرٹری مال " " " " " " "

۱۔ میاں فضل الٰہی صاحب ۔ پریذیڈنٹ حویلی بہادر شاہ ضلع جھنگ
۲۔ عبد الحلیم خانصاحب مولوی فاضل ۔ سیکرٹری مال " " " "

۱۔ مہر محمد صدیق صاحب ۔ پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ چک ۲۶۸ گ ب ضلع لائلپور ۔
۲۔ عبد الرشید صاحب بٹ ۔ سیکرٹری مال ۔ " " " " "

۱۔ چوہدری عبد الرحمان صاحب ۔ پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ چک ۲۶۹ گ ب بھاڑرٹہ ضلع لائلپور
۲۔ عبد الرحمان صاحب ۔ سیکرٹری مال ۔ " " " " "

۱۔ چوہدری غلام حیدر صاحب ۔ پریذیڈنٹ ۔ چک ۱۴۲ گ ب ضلع لائلپور ۔
۲۔ " ہدایت علی صاحب ۔ امین " " " "
۳۔ " محمد حسین صاحب ۔ سیکرٹری مال " " " "

۱۔ سردار شریف احمد صاحب ڈوگر ۔ پریذیڈنٹ ۔ چک ۲۲۶ T.D.A. کروڑ لالی ضلع مظفر گڑھ
۲۔ ملک بشیر احمد صاحب ارائیں ۔ سیکرٹری مال " " " " "
۳۔ " محمد ابراہیم صاحب " تعلیم " " " " "

۱۔ چوہدری اللہ دتہ صاحب ۔ پریذیڈنٹ ۔ امین ۔ لودھی چک ۱۱ گ ب رام سنگھ والی ضلع لائلپور
۲۔ " فضل الدین صاحب بھاگو ارائیں ۔ سیکرٹری مال ۔ چک ۷۲ گ ب ۔ ضلع لائلپور

۱۔ چوہدری منشی الیاس الدین صاحب ۔ سیکرٹری مال چک ۱۲۷ R.B. بھلول پور ۔ ضلع لائلپور

(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ)

دعائے مغفرت

بابا تاج دین صاحب موصی ۵۹۹۶ سابق خادم مسجد محمدیہ لائلپور مورخہ ۲۱-۸-۵۷ کو بقضاء الٰہی فوت ہوگئے۔ مرحوم متقی اور دیانت دار تھے۔ کافی عرصہ مسجد احمدیہ لائلپور کی

خیمہ کا سامان ——— سالانہ اجتماع

۱۱-۱۲-۱۳ اکتوبر ۵۷ء

اجتماع کے موقعہ پر خدام اپنے خود ساختہ خیموں میں یہ دن گذارتے ہیں۔ خیمہ بنانے کے لئے جس سامان کی ضرورت ہوتی ہے۔ ہر مجلس کو ساتھ لانا چاہیئے۔ ایک خیمہ کے لئے یہ سامان درکار ہوگا۔ دو دو تہبیاں یا چار کھیس ۔ چار لاٹھیاں ۔ آٹھ کھونٹیاں رسی۔ یہ سامان ساتھ لانا چاہیئے۔ وقت پر ملنا مشکل ہوتا ہے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

ٹریننگ کالج فار دی ڈیف لاہور

گونگے اور بہرے بچوں کو پڑھانے کی تربیت کے لئے ہر سال چھٹیوں کے بعد اس میں داخلہ ہوتا ہے۔ پورا کورس دس ماہ میں ختم کر دیا جاتا ہے۔ مستحق اور امیدواروں کو وظیفہ بھی دیا جاتا ہے۔ لڑکے اور لڑکیاں ہر دو اس میں داخلہ لے سکتے ہیں۔

اس کالج کو ایک منظور شدہ ادارہ چلا رہا ہے۔ طریقہ تعلیم نہایت مفید اور دلچسپ ہے۔ قومی خدمت کا ایک بہترین موقعہ ہے۔ پاس شدہ اُمیدوار کو ۷۵-۵-۱۲۰ ای بی ۶-۱۵۰ معہ دیگر الاؤنس کے تنخواہ مل سکتی ہے۔ ایسے امیدوار جنہیں لاہور میں رہائش کی دقت ہو۔ اُن کے لئے سکول کے ہوسٹل میں رہائش کا انتظام ہو سکتا ہے۔ خواہشمند حضرات فوری توجہ دیں۔

کالج میں ٹیوشن فیس معاف ہے۔ ہوسٹل اور دیگر تمام خرچ کا اندازہ پچاس ساٹھ روپے تک ہے۔ تعلیمی قابلیت فرسٹ ڈویژن میٹریکولیٹ یا ایف اے ۔ ایف ایس سی ہے۔ تجربہ کار ہونے کی صورت میں یہ شرط نرم بھی ہو سکتی ہے۔ داخلے کے لئے درخواست۔ کالج کے چھپے ہوئے فارم پر دینی چاہیئے جو کالج کے پراسپکٹس میں منسلک ہے۔ پراسپکٹس ہمراہی ۱۲ کے ٹکٹ بھیج کر منگوایا جا سکتا ہے۔ خط و کتابت کا پتہ حسب ذیل ہے

(جنرل سیکرٹری ڈیلفیر سوسائٹی فار ڈیف ۲۴ راج گڑھ روڈ لاہور)

درخواست ہائے دُعا

۱۔ میری ہمشیرہ طیبہ جبیں فاروقی ایف ایس سی میڈیکل کے امتحان میں پشاور یونیورسٹی میں اول آئی ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے مبارک کرے۔ اور مزید ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

(مرزا آفتاب احمد پشاور)

۲۔ خاکسار کی نانی صاحبہ ایک لمبے عرصے سے بعارضہ اسہال و پیچش بیمار چلی آرہی ہیں۔ ان دنوں گو اصل بیماری میں افاقہ ہے۔ مگر کمزوری حد سے زیادہ بڑھ چکی ہے اور موصوفہ چلنے پھرنے سے معذور ہیں۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ سے درخواست ہے کہ کامل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد اسلم قریشی واقف زندگی دارالرحمت وسطی ربوہ)

۳۔ عزیزی بشریٰ بیگم بعارضہ ٹائفائیڈ بیمار چلی آرہی تھی۔ اب قدرے افاقہ ہے۔ لیکن سانس رک رک کر آنے کی تکلیف بدستور ہے۔ احباب جماعت سے اس کی صحت یابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (مرزا محمد احسن بیگ بلوکی ہیڈ)

۴۔ خاکسار کی اہلیہ بغرض علاج کراچی میں مقیم ہیں۔ نیز خاکسار کی ماموں زاد بہن امۃ الحفیظ شمیم بنت جناب خلیفہ عبد الرحیم صاحب بعارضہ پیچش بیمار ہیں اور کمزوری محسوس کرتی ہیں۔ احباب ہر دو کی صحت و عافیت کے لئے دعا فرمائیں۔

(خاکسار سردار بشیر احمد لاہور)

ص ۴: خدمات سرانجام دیتے رہے ہیں۔ مرحوم اپنے خاندان میں اکیلے احمدی تھے۔ احباب مرحوم کی مغفرت کے لئے دعا فرما دیں۔ (عبد الرزاق)

(قائمقام امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع ملتان)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ کہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو تو وہ دفتر کو اطلاع کر سکے۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز بہشتی مقبرہ)

نمبر ۱۴۶۵۰ میں علم الدین ولد محمد بوٹا قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۷/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ غیر منقولہ چار کنال اراضی واقعہ چک ۶۹ ر ب گھسیٹ پور ضلع لائلپور میں ہے۔ جس کی قیمت تقریباً -/۶۰۰ چھ سو روپے ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں نیز اس کے علاوہ جو میری آمد بذریعہ زمیندارہ سالانہ ہوگی۔ (انشاء اللہ) بہ نسبت اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ کرتا رہوں گا۔ نیز میرے وقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- نشان انگوٹھا علم الدین ولد محمد بوٹا

گواہ شد:- رحمت اللہ سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ۶۹ R.B گھسیٹ پور تحصیل جڑانوالہ

گواہ شد:- بقلم خود احمد الدین قاضی جماعت احمدیہ گھسیٹ پور ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور

نمبر ۱۴۶۵۱ میں غلام نبی ولد چوہدری بلال احمد صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۳ سال پیدائشی احمدی ساکن چک ۲۱۳ P ڈاکخانہ دہار ضلع رحیم یار خاں صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۳/۵/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائداد منقولہ یا غیر منقولہ کوئی نہیں۔ کیونکہ میرے والد صاحب خدا تعالیٰ کے فضل سے حیات ہیں۔ میرے والد صاحب کی غیر منقولہ جائداد ایک مربع زمین ہے۔ اور (ا)جائداد مویشی و مکانات قیمتی آٹھ صد روپے کے ہوں گے۔ میرے والد صاحب مجھے صرف گھر کے اخراجات کے لئے گذارہ دیتے ہیں۔ جو تقریباً تین صد روپیہ سالانہ ہوتا ہے۔ میں اپنے اس گذارہ کی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ ضلع جھنگ کرتا ہوں میں عہد کرتا ہوں۔ کہ انشاء اللہ میرے والد صاحب محترم جو کچھ مجھے گذارہ دیں گے میں اس کا ۱/۱۰ حصہ خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ادا کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی وصیت کرتا ہوں۔ کہ میرے مرنے کے بعد جو کچھ بھی میری جائداد منقولہ یا غیر منقولہ ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ مالک ہوگی۔

العبد:- غلام نبی

گواہ شد:- سلطان احمد موصی ۶۷۷۶ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ

گواہ شد:- دستخط چوہدری بلال احمد والد موصی

نمبر ۱۴۶۵۷ میں میجر محمد اسمٰعیل ایم اے بھاگلپوری ولد مولوی اختر علی مرحوم قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر ۸۰ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پنجاب۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۸/۷/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔

ملا ایک قطعہ پختہ مکان واقع شہر پٹنہ۔ صوبہ بہار۔ ہندوستان جس کا میں نے پاکستان میں کلیم داخل کیا ہوا ہے۔ اس کے بدلہ میں جو جائداد مجھے پاکستان میں ملے گی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی

ملا۔ میں نے ربوہ میں دو کنال زمین کی خریداری کے لئے مبلغ -/۱۲۰۰ روپے خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں جمع کروا دیئے ہیں۔ جب بھی مجھے زمین مل جائے گی۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

ملا۔ اس کے علاوہ میری کوئی جائداد نہیں اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

لیکن میرا گذارہ صرف اسی جائداد پر نہیں ہے بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت مجھے گورنمنٹ پاکستان سے مبلغ -/۸۹/۱۲ روپے بطور عارضی پنشن ملتے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کی مد میں کروں تو اسی قدر روپیہ اس کی قیمت سے مہیا کر دیا جائے گا۔

العبد:- محمد اسمٰعیل خلیل منزل دار الصدر غربی ربوہ ۸ جولائی ۱۹۵۷ء۔

گواہ شد:- محمد شجاعت علی موصی ۲۷۹۷ انسپکٹر بیت المال صدر انجمن احمدیہ ربوہ ۸/۷/۵۷

گواہ شد:- افضال احمد قریشی سیکرٹری وصایا محلہ دار الرحمت غربی ربوہ۔

نمبر ۱۴۶۶۲ میں فردوس بنت شیخ کرم دین قوم شیخ پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدیہ ساکن ربوہ ڈاکخانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان۔

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱/۶/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری کوئی جائداد نہیں صرف ایک گھڑی جس کی قیمت -/۷۰ روپے کانوں کے ٹاپس چھ ماشے جس کی قیمت -/۷۰ روپے اور ایک انگوٹھی وزن تین ماشے جس کی قیمت -/۳۵ روپے ہے۔ یہ کل -/۱۷۵ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان وصیت کرتی ہوں، اگر میری کوئی اور جائداد ہوئی تو اس کی بھی اطلاع صدر انجمن احمدیہ کو کر دوں گی۔ میرے مرنے کے بعد میری تمام جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔ اس میں کسی حیل و حجت کی گنجائش میرے ورثاء کو نہ ہوگی۔

الامتہ:- فردوس کوارٹر ۱ دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ ضلع جھنگ

گواہ شد:- میمونہ صوفیہ انسپکٹریس لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ۔

گواہ شد:- فاطمہ صدیقہ والدہ موصیہ

گواہ شد:- شیخ نذیر احمد بشیر۔ حیدرآبادی شاہد جامعۃ المبشرین ربوہ

نمبر ۱۴۶۶۴ میں حمید الدین ولد صدر دین صاحب قوم ارائیں پیشہ زراعت عمر ۲۴ سال پیدائشی احمدی ساکن ۳۹ D.B. ڈاکخانہ آدھی سرگل ضلع سرگودھا صوبہ پنجاب

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۵/۴/۵۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

ملا۔ میری اس وقت منقولہ کوئی جائداد نہیں ہے۔ باقی مجھے پندرہ ایکڑ اراضی گورنمنٹ کی طرف سے چک ۳۹ D.B. میں باقساط خرید پر ملی ہے۔ جس کی قیمت بذریعہ اقساط ادا کرنی ہے۔ جس کی ادائیگی کے بعد میری ملکیت ہوگی۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ باقی سر دست اس زمین سے بذریعہ کاشتکاری جو آمد ہوتی ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ آمد کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں جو کہ انشاء اللہ باقاعدگی سے ادا کرتا رہوں گا نیز میری وفات کے وقت جس قدر جائداد ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- حمید الدین بقلم خود

گواہ شد:- سلطان محمد بقلم خود چک ۳۹ D.B. ڈاکخانہ آدھی سرگل ضلع سرگودھا

گواہ شد:- عنایت اللہ سیکرٹری امور عامہ چک ۳۹ D.B. ڈاکخانہ آدھی سرگل ضلع سرگودھا۔

نمبر ۱۴۶۶۵ میں چوہدری غلام محمد ولد چوہدری علی محمد قوم گوجر پیشہ زمیندارہ عمر ۴۵ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن مالو مہے حال گولبازار ربوہ ڈاکخانہ خاص ضلع سیالکوٹ صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۶/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائداد اراضی ۲ ایکڑ واقع موضع مالو مہے ضلع سیالکوٹ میں ہے۔ اور موجودہ ریٹ کے مطابق اس کی قیمت -/۲۰۰۰ روپے کی ہے۔ اور اسی کی آمد پر میرا گذارہ ہے۔ میں زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی مزید جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد:- نشان انگوٹھا غلام محمد حال گولبازار ربوہ جھنگ۔

پتہ:- معرفت دواخانہ خدمت خلق۔ ربوہ

گواہ شد:- بشیر احمد بقلم خود دواخانہ خدمت خلق گولبازار ربوہ ۶/۶/۵۷

گواہ شد:- عبد الحق شاگرد واقف زندگی۔ سیکرٹری مال دار الصدر ربوہ ۶/۶/۵۷

نمبر ۱۴۶۶۶ میں صدیقہ بیگم بیوہ عبد الحفیظ مرحوم قوم راجپوت پیشہ زمینداری عمر ۴۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۸ء ساکن گنگا پور چک ۵۹۱ گ ب ڈاکخانہ خاص ضلع لائلپور صوبہ مغربی پاکستان

بقائمی ہوش و حواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۲۲/۷/۵۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ حسب ذیل ہے۔ اراضی ہری پونے پندرہ ایکڑ (۱۴ ایکڑ ۶ کنال) واقع گنگا پور چک ۵۹۱ گ ب تحصیل جڑانوالہ ضلع لائلپور میں ہے۔ اس کی قیمت اندازاً بائیس ہزار ایک سو پچیس روپے (-/۲۲۱۲۵) ہے میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری ماہوار پنشن مبلغ تیرہ روپے آٹھ آنے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ نیز میری وقت وفات جو جائداد ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

الامتہ:- صدیقہ بیگم بقلم خود

گواہ شد:- محمد اسحاق بقلم خود پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ گنگا پور چک ۵۹۱

گواہ شد:- نذیر احمد سیکرٹری مال بقلم خود جماعت احمدیہ گنگا پور ضلع لائلپور۔

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

ربوہ کے ارد گرد سیلاب زدہ علاقے میں خدام کی امدادی مساعی

(بقیہ صفحہ اول)

اگرچہ شگاف تو اس وقت پُر نہیں ہو سکا تھا۔ لیکن پل کو جو فوری خطرہ لاحق ہو گیا تھا وہ بڑی حد تک دور ہو گیا۔ یہ اڑھائی صد احباب اس قدر جذبہ و جوش کے ساتھ کام کر رہے تھے۔ کہ یہ دیکھ دیکھ کر حیرت ہوتی تھی کہ ایک ایک شخص بڑے بڑے وزنی پتھر کس طرح اٹھائے لئے جا رہا ہے۔ خدام کے ساتھ خود مجلس ربوہ کے قائد مکرم صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب بھی برابر پتھر ڈھو رہے تھے اور پل پر دریا کے ایک سرے سے لیکر دوسرے سرے تک پتھر ڈھونے والوں کا تانتا بندھا ہوا تھا۔

خدام کا جذبہ و جوش

خدام کے کام اور ان کے جذبہ و جوش سے متاثر ہو کر۔ اے۔ آئی۔ او ڈبلیو صاحب نے ہمارے نامہ نگار سے کہا۔ خود ریلوے کے ۲۰ مزدور بیس روز میں جو کام کرتے وہ ان باہمت نوجوانوں نے چند گھنٹوں میں کر دکھایا ہے۔ پھر خود ہی بولے دراصل رضا کارانہ خدمت کا جذبہ ان سے یہ سب کچھ کروا رہا ہے۔ انہوں نے مزید بتایا کہ گذشتہ رات سے شگاف لحظہ بہ لحظہ بڑھ رہا تھا اور کسی سمت سے امداد کی کوئی صورت نظر نہ آتی تھی میں نے دریا کے قریب پہاڑیوں پر پتھر نکالنے والے پٹھانوں کو تین تین روپے فی مزدور کی پیشکش بھی کی۔ لیکن انہوں نے پیشگی اجرت کا بہانہ کر کے اس کام کو اپنے ہاتھ میں لینے سے انکار کر دیا ایسے نازک موقع پر انہوں نے جس بری ذہنیت کا مظاہرہ کیا اس سے مجھے بہت افسوس ہوا۔ اگر ربوہ والوں کی طرف سے بر وقت امداد نہ ملتی تو اب تک پل کو بہت نقصان پہنچ چکا ہوتا۔

مزید خدمت کے لئے پیشکش

شام کو جب خدام و انصار مسلسل پتھر ڈھونے کے باعث تھک کر چور چور ہو چکے تھے۔ ریلوے کے آئی۔ او۔ ڈبلیو صاحب نے مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ کے قائد مکرم جناب صاحبزادہ مرزا رفیع احمد صاحب سے درخواست کی کہ بیس ایسے باہمت نوجوان درکار ہیں جو رات کو بھی پل پر موجود رہیں تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ ریلوے کے بیس مزدوروں کے ساتھ مل کر جو وہاں پہلے سے موجود تھے مزید پتھر ڈال کر شگاف کو بڑھنے نہ دیں

اس پر مکرم قائد صاحب نے تمام احباب کو جمع کیا اور ان سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ ایسے بیس باہمت نوجوانوں کی ضرورت ہے جو رات کو بھی پل پر موجود رہ کر اور اے آئی او ڈبلیو صاحب کی زیر ہدایت کام کریں۔ چنانچہ نوجوان خدام نے بڑے اشتیاق کے ساتھ آگے بڑھ بڑھ کر اس خدمت کے لئے اپنے نام لکھوانے شروع کئے اور دیکھتے ہی دیکھتے بیس نام آ گئے اس کے بعد مکرم قائد صاحب نے باقی احباب کو واپس جانے کی اجازت دے دی

امداد بہم پہنچانے کے انتظامات

منگل کے روز سیلاب کی قبل از وقت اطلاع ملتے ہی مکرم مکرم ناظر صاحب امور عامہ صاحبزادہ مرزا داؤد احمد صاحب کی زیر ہدایت لوکل انجمن احمدیہ، مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور مجلس انصار اللہ ربوہ کے امدادی شعبے حرکت میں آ چکے تھے۔ چنانچہ اسی روز تمام صدر صاحبان محلہ جات کو باخبر کر دیا گیا تھا کہ وہ اپنے اپنے محلے کے آدمیوں کو ہر خدمت بجا لانے کے لئے تیار رکھیں اور بالخصوص نشیبی محلوں اور قریبی دیہات کے لوگوں کو محفوظ مقامات پر منتقل ہونے میں مدد دیں۔ چنانچہ اس روز رات کے دو بجے تک نہ صرف ربوہ کے نشیبی محلوں کے لوگوں کو بلکہ قریب دجوار کے دیہی علاقے کے ڈیروں میں مقیم لوگوں کو اپنا اپنا سامان محفوظ مقامات پر پہنچانے میں مدد دی گئی علاوہ ازیں کل صبح ناظر صاحب امور عامہ نے امدادی کام کرنے والے اداروں کا ایک ہنگامی اجلاس بلا کر انہیں ضروری ہدایات دیں اس میں نظارت امور عامہ کے کارکنوں کے علاوہ جناب جنرل پریذیڈنٹ صاحب ربوہ قائد مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ اور تمام محلہ جات کے صدر صاحبان شریک ہوئے۔ انچارج صاحب فضل عمر ہسپتال، قیادت ربوہ اور لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کو ہدایت کی گئی کہ نظارت امور عامہ کے ساتھ ان کے دفاتر بھی چوبیس گھنٹے کھلے رہیں اور ان میں کچھ نہ کچھ عملہ ہر وقت حاضر رہے تاکہ ضرورت پڑنے پر فوری امداد کا انتظام کیا جا سکے

علاقے کے حکام سے تعاون

تحصیلدار چنیوٹ کے مطالبہ پر نظارت امور عامہ کی طرف سے انہیں فوراً کشتیاں روانہ کی گئیں تاکہ چنیوٹ میں گھرے ہوئے لوگوں کو نکالنے میں سہولت رہے اسی طرح سید حیدر حسین شاہ صاحب انچارج تھانہ لالیاں کے مطالبہ پر انہیں ایک کار معہ ڈرائیور دی گئی تاکہ وہ علاقے کا دورہ کر کے لوگوں کو خبردار کر سکیں

مسافروں کے لئے رہائش اور خورد و نوش کا انتظام

ریلوں اور لبسوں کے ذریعہ سفر کرنے والے وہ مسافر جو راستے منقطع ہو جانے کے باعث ربوہ میں رک گئے تھے۔ اور وہ تمام دیہاتی جنہوں نے ربوہ میں آ کر پناہ لی ان کو مہمان خانے میں ٹھہرانے کا انتظام کیا گیا اور وسیع پیمانے پر کھانا تیار کروا کے ان کو پیش کیا گیا چنانچہ دو دن میں لنگر خانہ سے قریباً چھ سات سو لوگوں نے کھانا کھایا اسی طرح چناب کے پل پر کنسٹیبلری کے جو سپاہی اور ریلوے کا عملہ متعین ہے ان کے واسطے کھانے اور روشنی وغیرہ کا انتظام کیا گیا۔ بعض مسافروں کی مالی امداد بھی کی گئی۔ اور بعض مسافروں کے گھر والوں کو ٹرنک کالز کے ذریعہ دوسرے شہروں میں ان کی خیریت سے مطلع کیا گیا۔

ارد گرد کے دیہات میں امدادی کام

یہ اطلاع موصول ہونے پر کہ کوٹ امیر شاہ کے قریب بعض ڈیروں میں لوگ گھرے ہوئے ہیں۔ اور سخت خطرہ کی حالت میں ہیں۔ فوراً وہاں کشتیاں روانہ کی گئیں چنانچہ وہاں سے لوگوں کو نکال کر لایا گیا۔ اسی طرح ربوہ سے جانب غرب چار میل کے فاصلہ پر موضع کھڑکوں کے متعلق اطلاع ملنے پر کہ وہاں لوگ گھرے ہوئے ہیں کشتیاں روانہ کی گئیں۔ لیکن اس علاقے میں پانی کا بہت زور ہونے کی وجہ سے وہاں تک پہنچنے میں کامیابی نہیں ہو سکی۔ پانی کا زور کم ہونے پر ارد گرد کے دیہات میں کشتیاں روانہ کر کے گھرے ہوئے لوگوں کو ضروری امداد بہم پہنچانے کی کوشش کی جائے گی۔

ربوہ کے نشیبی علاقے

ربوہ کے نشیبی علاقے محلہ دار الیمن اور دار الصدر و دار الرحمت کے غربی کے سروں میں اب پانی اترنا شروع ہو گیا ہے۔ اگرچہ چند کچے مکانوں کی دیواریں اور کچھ رہائشی چھپے گر گئے ہیں۔ لیکن خدا کے فضل سے کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔ اور نہ ہی ارد گرد کے علاقے سے کسی جانی نقصان کی اطلاع ملی ہے۔

شاہدرہ کے قریب راوی کی سطح گر رہی ہے

محمود بوٹی بند پوری مضبوطی کیساتھ قائم ہے

لاہور ۲۹ اگست۔ گذشتہ رات دس بجے سے شاہدرہ کے قریب راوی کی سطح گرنی شروع ہو گئی۔ اس طرح محمود بوٹی بند کو جو خطرہ پیدا ہو گیا تھا وہ ٹل گیا۔ پہلے وہاں پانی کا اخراج ایک لاکھ ۸۰ ہزار کیوسک تھا اور سطح ۱۷½ فٹ تھی لیکن دس بجے کے بعد اخراج میں یکدم ۱۷ ہزار کیوسک کی کمی ہو گئی اور سطح ۱۵٫۵ فٹ تک گر گئی۔ بند بالکل ٹھیک حالت میں ہے اور اب لاہور کو کوئی خطرہ نہیں ہے